اے ایمان والو! یہود و نصاریٰ کو دوست نہ بناؤ (القرآن)







مسلمانوں کو انتباہ

یہود و نصاریٰ کی اسلام کے خلاف سازشیں

امامِ حرم مسجدِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

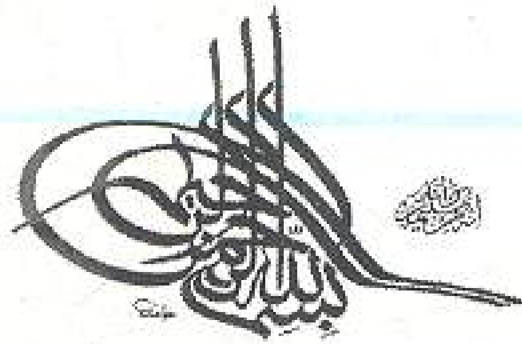
فضیلۃ الشیخ عبد الرحمٰن الحذیفی حفظہ اللہ تعالیٰ

کا خطبہ جمعۃ المبارک ۱۴۱۶ھ مطابق ۱۹۹۶ء

اردو ترجمہ مع عربی متن

ترکی
اردن
عراق
ایران
افغانستان
پاکستان
سعودی عربیہ
یمن

مجلسِ فکرِ اسلامی
پاکستان



حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

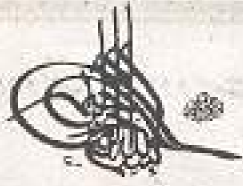
عن عمر بن الخطاب رضی اللّٰہ عنہ أن رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال: لئن عشت إن شاء اللّٰہ لأخرجن الیھود والنصاری من جزیرۃ العرب

(رواہ الترمذی: ١٥٣١)

ترجمہ:

حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر میں زندہ رہا توان شاء اللہ میں ضرور یہود و نصاری کو جزیرہ عرب سے نکال دوں گا۔

(ترمذی شریف حدیث نمبر ۱۵۳۱)

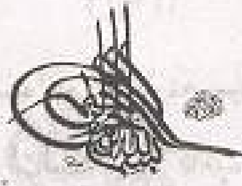


پیش لفظ

مجاہدین افغانستان کے ہاتھوں سپر طاقت روس کی شکست کے بعد امریکہ دنیا میں واحد سپر طاقت کی حیثیت سے دنیا کے نقشہ پر باقی رہ گیا اور اس نے نیو ورلڈ آرڈر کی آڑ میں دنیا پر ایک طرح کی بالادستی حاصل کرنے کے لئے تھانیداری شروع کر دی۔ ادھر بوسنیا میں مسلمانوں کے جہاد آزادی نے عین مغرب اور یورپ کے قلب میں دنیا کے نقشے میں ایک اسلامی ملک کی حیثیت سے نمودار ہو کر مغرب کو تشویش میں مبتلا کر دیا۔ تیسری طرف چیچنیا کے غیور مسلمانوں نے روس سے آزادی کے لئے اپنی آخری بازی تک لگا کر روس کو اپنے ہی ملک سے بوریہ بستر گول کرنے پر مجبور کیا۔ مسلمانوں کی تیزی سے اس جہادی صورتحال نے امریکہ، یورپ اور لادین قوتوں کو خوف زدہ کر دیا کہ کہیں مسلمان دنیا کی بڑی طاقت نہ بن جائیں، اس لئے انہوں نے مشترکہ طور پر مسلمانوں کو اپنا ہدف بنالیا۔ اقوام متحدہ جو کہ امریکہ، روس، فرانس، برطانیہ کے ویٹو پاور کی وجہ سے ان کی لونڈی کی حیثیت اختیار کر چکا تھا اس کے ذریعے ہر محاذ پر مسلمانوں کو دبانا شروع کیا۔ ایک طرف اقتصادی طور پر مسلمانوں پر اتنی پابندیاں عائد کر دی گئیں کہ وہ اپنی ضروریات کے پیش نظر امریکہ اور عالمی بینک اور آئی ایم ایف کے غلام بن کر رہ گئے۔ اقوام متحدہ کے چارٹر کی آڑ میں مسلمانوں کو مجبور کیا گیا کہ وہ اپنے مذہبی شعائر کو ترک کریں۔

اقتصادی طور پر وہ ایک دوسرے سے تعاون نہ کریں۔ اسرائیل کی شکل میں مشرق وسطیٰ پر یہودیوں کی ایک ریاست قائم کرکے اور فلسطین اور بیت المقدس ان کے حوالے کرکے مشرق وسطیٰ کے مسلمانوں پر ایک مستقل خطرہ مسلط کردیا گیا اور اس اسرائیل کی ہر طرف سے امداد و تعاون جاری ہے اور اقوام متحدہ کے تمام قوانین سے اس کو بالاتری حاصل ہے اور اس کے خلاف کوئی قرارداد امریکہ کے ویٹو کی وجہ سے پاس نہیں ہوسکتی۔ شاہ فیصل مرحوم نے جب ان حالات پر احتجاج کے لئے تیل کو ہتھیار کے طور پر استعمال کیا تو اس کا توڑ کرنے کے لئے تیل کی صنعت امریکہ اور یورپ نے اپنے قبضہ میں لے لیا اور تیل کی قیمت ضرورت میں اضافہ کے پیش نظر اتنی کم کردی گئی کہ اس کی افادیت تک ختم ہوکر رہ گئی۔ جو تیل آج سے بیس سال پہلے ۷۰ ڈالر میں فروخت ہوتا تھا امریکہ آج پندرہ سے ستر ڈالر میں خرید رہا ہے۔ اقتصادی پابندیوں کے باوجود امریکہ نے محسوس کیا کہ مسلمان ممالک پر قابو پانا مشکل ہے تو عراق، کویت کی جنگ کی آڑ لے کر کویت اور سعودی عرب کی سرحدات پر جاکر بیٹھ گیا اب صورتحال یہ ہے کہ بیت اللہ اور مدینہ منورہ کے دروازے پر امریکی فوجیں قابض ہیں۔ بیت المقدس یہودیوں کے ہاتھ میں ہے دریائے ہرمز پر امریکہ کا قبضہ ہے، اس کی نظروں سے گزرے بغیر کوئی جہاز وہاں سے نہیں گزر سکتا۔ پاکستان، ترکی، ایران اور عرب ممالک امریکہ کے اشاروں پر چلتے ہیں۔ ورلڈ بینک اور آئی ایم ایف جتنا قرضہ مسلم ممالک کو دیتا ہے یا مسلم ممالک اس کے مقروض ہیں اس سے کئی گناہ زیادہ رقوم مسلم ممالک کی امریکی اور مغربی بینکوں میں جمع ہیں۔ سعودی عرب میں امریکی

فوجوں کی آمد کے بعد کوئی اسلامی ملک محفوظ نہیں رہا۔ علمائے کرام نے بارہا اس طرف توجہ دلائی کہ امریکی فوج کم از کم سعودی عرب سے نکل جائے تاکہ ارض مقدس بیت اللہ اور روضہ اقدس ان سے محفوظ ہو جائے، لیکن امریکہ قسم قسم کے بہانے بنا کر اپنی فوجوں کے قیام کو طول دیتا جارہا ہے اس صورتحال کو علمائے حرمین نے بھی محسوس کیا اور حج سے دو ہفتہ قبل مسجد نبوی (ﷺ) کے امام صاحب جناب شیخ عبدالرحمن الحذیفی زید مجدہم جو کہ ایک صاحب بصیرت بزرگ اور اہل اللہ میں سے ہیں ان موور کی طرف توجہ دلائی اور یہودیوں اور عیسائیوں کی سازشوں سے امت کو آگاہ کرتے ہوئے اس کو اسلام پر مضبوطی سے عمل کرنے کی تلقین کی۔ مسجد نبوی (ﷺ) کی یہ آواز پوری دنیا کے مسلمانوں کی آواز تھی اس لئے امت کے علمائے کرام نے اس کو وقت کی ضرورت محسوس کرتے ہوئے اس حق پر گوئی پر شیخ حذیفی کو خراج تحسین پیش کیا۔ مسلمانوں کی اپنی ضرورت کے پیش نظر ہم اس خطبہ کو اردو ترجمہ کے ساتھ شائع کرنے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ امام حرم مسجد نبوی (ﷺ) کی زندگی میں برکت عطا فرمائے اور آپ کو تادیر سلامت رکھے اور امت کو ان کی ہدایات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)



ترجمہ اردو از خطاب عربی امام حرم مسجد نبوی شریف

تمام تعریفیں اس خدائے بزرگ و برتر کے لئے جو سارے جہان کا پالنے والا ہے، حقیقی اور مکمل بادشاہت اسی کو زیبا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے نیک بندوں کے دلوں کو ہدایت اور یقین سے منور کیا اور ان کو روشن وحی سے تقویت بخشی، جس کو چاہا اپنی رحمت سے ہدایت بخشی اور جسکو چاہا اپنی حکمت سے گمراہ کیا، چنانچہ کفار اور منافقین کے دل نور حق سے اندھے اور اس کی روشنی قبول کرنے سے محروم ہوگئے۔ اللہ کی حجت اور واضح دلیل اس کی تمام مخلوق پر تمام ہوگئی۔

میں اپنے رب کی تعریف بیان کرتا ہوں اور اس کا شکر بجالاتا ہوں جیسے کہ اس کی جلیل القدر ذات اور اس کی عظیم المرتبت بادشاہت کے شایان شان ہے، اور گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اس کا کوئی شریک نہیں، وہ روز جزا کا مالک ہے، اور گواہی دیتا ہوں کہ ہمارے نبی ہمارے سردار حضرت محمد ﷺ کے بندے اور اس کے رسول ہیں، پہلے اور بعد والی تمام مخلوق کے سردار ہیں ان کو قرآن کریم کے ساتھ اس دنیا میں بھیجا گیا جو کہ مسلمانوں کے واسطے دنیا اور آخرت کے لئے ہدایت اور

خوشخبری کا باعث ہے۔ اے اللہ! اپنے بندے اور رسول محمد ﷺ پر درود وسلام اور برکتیں بھیجئے اور ان کے آل اصحاب اور ان کے تابعین پر۔

حمد وثنا کے بعد!

اے مسلمانو! اللہ سے ڈرو جیسا کہ اس سے ڈرنے کا حق ہے اور اسلام کے دامن کو مضبوطی سے تھامے رہو۔

بنی نوع انسان پر اللہ تعالیٰ کی عظیم نعمتوں میں سے ایک عظیم ترین نعمت وہ دین حق ہے جس کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ نے کفر کی موت اور اس کے گمراہ کن اندھیروں سے انسان کو نجات دے کر زندگی اور بصیرت عطا کی، ارشاد باری تعالیٰ ہے ''ایسا شخص جو پہلے مردہ تھا پھر ہم نے اس کو زندہ کیا اور اس کے لئے روشنی کردی جس کے ذریعہ سے وہ لوگوں میں چلتا پھرتا تھا کہیں اس شخص جیسا ہو سکتا ہے جو اندھیروں میں پڑا ہوا ہو اور اس سے نکل ہی نہ سکے۔'' (سورہ انعام آیت ۱۲۲) اسی طرح ارشاد باری تعالیٰ ہے ''بھلا جو شخص یہ جانتا ہے کہ جو کچھ تمہارے پروردگار کی طرف سے تم پر نازل ہوا ہے حق ہے وہ اس شخص کی طرح ہے جو اندھا ہے؟ اور سمجھتے تو وہی ہیں جو عقلمند ہیں''۔ (سورہ رعد آیت ۱۹)

شریعت کی تعیین:

آسمان وزمین میں سابقہ اور بعد میں آنے والی تمام مخلوق کے لئے اللہ کا دین اسلام ہی ہے، اگرچہ شریعت ہر نبی کی مختلف تھی۔ اللہ تعالیٰ نے ہر نبی کے لئے وہ شریعت پسند کی جو اس نبی کی امت کے لئے مناسب تھی اور پھر اپنی حکمت اور علم کے مطابق جس شریعت کو چاہا منسوخ کر دیا اور جس کو

چاہاباقی و قائم رکھا۔

چنانچہ سید البشر حضرت محمد ﷺ کی بعثت کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ نے تمام سابقہ شریعتوں کو منسوخ کر دیا اور اس کائنات کے جن وانس کے لئے آنحضرت ﷺ کی اطاعت اور آپ پر ایمان لانے کا مکلف کر دیا، ارشاد باری تعالیٰ ہے ”اے محمد (ﷺ)! کہہ دو، لوگو، میں تم سب کی طرف خدا کا بھیجا ہوا یعنی اس کا رسول ہوں، وہ جو آسمانوں اور زمین کا بادشاہ ہے، اس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہی زندگانی بخشتا اور وہی موت دیتا ہے، تو خدا پر اور اس کے رسول پیغمبر امی پر (جو خدا پر اور اس کے تمام کلام پر ایمان رکھتے ہیں) ایمان لاؤ اور ان کی پیروی کرو تاکہ ہدایت پاؤ۔“ (سورہ اعراف آیت ۱۵۸)

دین برحق اسلام:

اسی طرح حدیث مبارکہ میں آنحضرت ﷺ کا ارشاد ہے ”قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے، جس کسی بھی یہودی یا نصرانی نے میری بعثت اور میری رسالت کے متعلق سنا اور اس کے باوجود مجھ پر ایمان نہیں لایا تو وہ جہنمی ہے“۔ چنانچہ جو شخص محمد ﷺ پر ایمان نہیں لایا وہ جہنم میں جائے گا۔

اور اللہ کے نزدیک اسلام کے علاوہ کوئی دین قابل قبول نہیں، ارشاد باری تعالیٰ ہے ”دین تو خدا کے نزدیک اسلام ہے“۔ (آل عمران آیت ۱۹) اسی طرح ارشاد باری تعالیٰ ہے ”اور جو شخص اسلام کے سوا کسی اور دین کا طالب ہوگا وہ اس سے ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا اور ایسا شخص آخرت میں نقصان اٹھانے والوں میں سے ہوگا۔“ (آل عمران آیت ۸۵)

اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر محمد ﷺ کو افضل ترین شریعت اور کامل ترین دین کے ساتھ مبعوث فرمایا، اس دین میں اللہ تعالیٰ نے ہر اس اساس اور بنیاد کو جمع فرمادیا ہے جو کہ سابقہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے ادیان میں موجود تھی، ارشاد باری تعالیٰ ہے "اس نے تمہارے لئے دین کا وہی راستہ مقرر کیا جس کے اختیار کرنے کا نوح کو حکم دیا تھا اور جس کی اے محمد (ﷺ)! ہم نے تمہاری طرف وحی بھیجی ہے اور جس کو ابراہیم اور موسیٰ اور عیسیٰ کو حکم دیا تھا، وہ یہ کہ دین کو قائم رکھنا اور اس میں پھوٹ نہ ڈالنا، جس چیز کی طرف تم مشرکوں کو بلاتے ہو وہ انکو دشوار گزرتی ہے، اللہ جس کو چاہتا ہے اپنی بارگاہ کا برگزیدہ کرلیتا ہے، اور جو اس کی طرف رجوع کرے اسے اپنی طرف راستہ دکھادیتا ہے۔" (سورہ شوریٰ آیت ۱۳)

حق وباطل کا موازنہ:

یہودیوں اور عیسائیوں کے علما اور پادری اچھی طرح جانتے ہیں کہ محمد ﷺ کا دین برحق ہے، لیکن ان کا غرور وتکبر، دنیا اور ناجائز خواہشات کی محبت اور مسلمانوں سے ان کے حسد اور کینہ نے ان کو آنحضرت ﷺ کی اتباع اور قبول اسلام سے روکا ہوا ہے۔ اسلام کو قبول کرنے سے روکنا ان کو کوئی نفع نہیں پہنچائے گا۔ ان یہود ونصاریٰ نے تو آنحضرت ﷺ کی بعثت سے پہلے ہی اپنی آسمانی کتابوں میں تحریف کردی تھی اور اپنے دین عیسائیت اور یہودیت کو اصل حالت سے تبدیل کردیا تھا، چنانچہ وہ لوگ واضح کفر اور گمراہی میں مبتلا ہیں۔

حق وباطل کے درمیان اس مختصر موازنہ کی تمہید کے بعد ہم اس

بات کی وضاحت ضروری سمجھتے ہیں کہ ہمارے لئے ایک طرف مختلف ادیان کے درمیان اتحاد اور قربت کی طرف دعوت دینے والی تحریکیں اور دوسری جانب اہل سنت و الجماعت اور شیعوں کے درمیان اتحاد اور قربت کی تحریکیں نہایت اذیت اور تکلیف کا باعث بنتی ہیں۔ اس بے بنیاد اور باطل دعوت و تحریک کی بازگشت ان بعض نام نہاد مفکرین اور دانشوروں کی جانب سے سنائی دیتی ہے جو خود اسلامی عقیدے کی بنیادی اور اساسی معلومات سے ناواقف ہیں۔ موجودہ دور میں اس تحریک کے نقصان دہ اثرات کی سنگینی میں اس وجہ سے بھی اضافہ ہو جاتا ہے کہ اب جنگیں دینی عناد کی بنیاد پر لڑی جارہی ہیں اور باطل قوتوں کے ناجائز مفادات دین حق سے ٹکرا رہے ہیں۔ اسلام، یہود و نصاریٰ کو اس بات کی دعوت دیتا ہے کہ وہ اپنے آپ کو جہنم کی آگ سے بچائیں اور جنت میں داخل ہو جائیں اور دین اسلام میں داخل ہو جائیں اور باطل سے آزاد ہو جائیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے ''کہہ دو کہ اے اہل کتاب! جو بات ہمارے اور تمہارے درمیان یکساں تسلیم کی گئی ہے اس کی طرف آؤ، وہ یہ کہ خدا کے سوا ہم کسی کی عبادت نہ کریں اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ بنائیں اور ہم میں سے کوئی کسی کو خدا کے سوا اپنا کارساز نہ سمجھے، اگر یہ لوگ اس بات کو نہ مانیں تو ان سے کہہ دو کہ تم لوگ گواہ رہو کہ ہم خدا کے فرمانبردار ہیں۔'' (سورہ آل عمران آیت ۶۴)

اسلام کے دیگر مذاہب کے بارے میں احکامات:

اسلام، یہود و نصاریٰ کو اپنے دین پر قائم رہنے کی اجازت دیتا ہے بشرطیکہ وہ اسلام کے مالیاتی اور امن وامان سے متعلق احکامات کی پابندی

کریں، انکو اسلام قبول کرنے پر مجبور نہیں کرتا اس لئے کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے ”دین میں زبردستی نہیں، ہدایت صاف طور پر ظاہر اور گمراہی سے الگ ہو چکی ہے۔“ (سورہ بقرہ آیت ۲۵۶)

اسلام نے اس بات کو وضاحت کے ساتھ بیان کیا ہے کہ یہود ونصاریٰ کا دین باطل ہے اور یہ بھی اسلام کی رواداری، وسعت اور بنی نوع انسان کے لئے اس کی نصیحت اور خیر خواہی کا ایک پہلو ہے تاکہ حق وباطل کی وضاحت کے بعد جو چاہے ایمان لائے اور جو چاہے کفر پر قائم رہے۔ اگر یہود ونصاریٰ اور مشرکین، اسلام میں داخل ہو جائیں تو اسلام ان کے لئے اپنا دامن کشادہ کر دے گا اور وہ مسلمانوں کے دینی بھائی بن جائیں گے، اس لئے کہ اسلام میں رنگ وزبان اور نسل کی بنیاد پر کوئی تعصب نہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے ”لوگو! ہم نے تم کو ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا اور تمہاری قومیں اور قبیلے بنائے تاکہ ایک دوسرے کو شناخت کرو اور خدا کے نزدیک تم میں زیادہ عزت والا وہ ہے جو زیادہ پرہیزگار ہے۔“ (سورہ حجرات آیت ۱۳)

اسلام یہودیت، نصرانیت میں کوئی جوڑ نہیں:

اسلامی تاریخ اسلام کی ان تعلیمات کی عملی شہادت ہے، اور جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ اسلام، یہودیت اور نصرانیت کے قریب ہو جائے اور ان میں کوئی جوڑ ہو تو یہ بات ناممکن ہے، اس کا حقیقت اور عملی زندگی سے دور کا بھی واسطہ نہیں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ کا ارشاد ہے ”اور برابر نہیں اندھا اور دیکھتا اور نہ اندھیرا اور نہ اجالا اور نہ سایہ اور نہ لو اور برابر نہیں زندے اور نہ مُردے اللہ سناتا ہے جس کو چاہے اور تو نہیں سنانے والا قبر

میں پڑے ہوؤں کو تو بس ڈر کی خبر پہنچادینے والا ہے۔" (آیت ۱۹۔ تا ۲۲ سورہ فاطر)
اور جہاں تک یہ بات کہ مسلمان یہود و نصاریٰ سے اس معنی میں قریب ہوں کہ مسلمان اپنے بعض دینی احکام اور معاملات سے دستبردار ہو جائیں اور اپنے دینی احکام کی اتباع کرنے میں چشم پوشی اور غفلت برتیں محض ان یہود و نصاریٰ کی خوشنودی کے لئے تو یہ بھی ایک حق پرست مسلمان سے بعید ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے "جو لوگ خدا پر اور روز قیامت پر ایمان رکھتے ہیں تم ان کو خدا اور اس کے رسول کے دشمنوں سے دوستی کرتے ہوئے نہ دیکھو گے، خواہ وہ ان کے باپ یا بیٹے، بھائی یا خاندان ان ہی کے لوگ ہوں۔" (سورہ مجادلہ آیت ۲۲)

مسلمانوں کیلئے پابندی:

وحدت ادیان کی مخالفت کے باوجود ایک مسلمان کو اس کا دین اس بات کی اجازت نہیں دیتا کہ وہ یہود و نصاریٰ پر ظلم کرے، بلکہ ان کے لئے اپنے دل میں کشادگی رکھے۔ مسلمان کو اس بات کا حکم دیا گیا ہے کہ وہ اپنے دین کا دفاع کرے، وقت پڑنے پر دین اسلام اور اہل اسلام کی مدد و نصرت کرے اور کفر کا مقابلہ کرے اور اس پر نکیر کرے۔

مسلمان کا دینی تشخص:

ایک مسلمان کے لئے اپنے دینی تشخص اور اپنی امتیازی حیثیت کو قائم رکھنا، اسلام اور اپنے بنیادی عقائد کو مضبوطی سے تھامے رکھنا اور ایمان پر ثابت قدم رہنا یہ وہ امور ہیں جن کے ذریعہ ایک مسلمان دنیا و آخرت کی سعادت حاصل کر سکتا ہے اور اسی کے ذریعہ مسلمان کے جائز مصالح اور اس کی عزت و کرامت محفوظ رہ سکتی ہے اور اسی کے ذریعہ حق کی تائید اور

باطل کی تردید ممکن ہے۔

مختلف ادیان کے درمیان جوڑ:

مختلف ادیان کے درمیان جوڑ اور وحدت کی تحریک اسلامی تعلیمات کے منافی ہے اور یہ ایک بہت بڑے فتنہ وفساد میں ڈالنے والی، اسلامی عقیدے میں باطل نظریات کی پیوند کاری، ایمان کی کمزوری اور اللہ تعالیٰ کے دشمنوں سے دوستی اور محبت رکھنے کے مترادف ہے جبکہ اللہ تعالیٰ نے مؤمنین اور مومنات کو اس بات کا حکم دیا ہے کہ وہ آپس میں ایک دوسرے کے دوست اور مددگار ثابت ہوں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے "اور مومن مرد اور مومن عورتیں ایک دوسرے کے دوست ہیں۔" (سورہ توبہ آیت ۷۱)

تمام کفار ملت واحدہ کی طرح آپس میں ملے ہوئے ہیں:

اور اسی طرح اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی ہے کہ کفار آپس میں ایک دوسرے کے ساتھی اور مددگار ہیں، چاہے ان میں آپس میں کتنے ہی گروہی اختلاف ہوں، ارشاد باری تعالیٰ ہے "اور جو لوگ کافر ہیں وہ بھی ایک دوسرے کے رفیق ہیں تو مومنو! اگر تم یہ کام نہ کروگے تو ملک میں فتنہ برپا ہو جائے گا اور بڑا فساد مچے گا۔" (سورہ انفال آیت ۷۳)

علامہ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ اس آیت کی تفسیر میں تحریر فرماتے ہیں کہ اگر مشرکین سے کنارہ کشی اور مؤمنین سے دوستی اختیار نہ کی گئی تو لوگوں میں فتنہ وفساد پھیلے گا اور وہ اس طرح کہ لوگ اشتباہ میں پڑ جائیں گے، مؤمنوں اور کافروں میں اختلاط اور میل ملاپ سے انتہائی وسیع پیمانے پر فساد پھیلے گا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے "اے یمان والو! یہود اور نصاریٰ کو دوست

نہ بناؤ یہ ایک دوسرے کے دوست ہیں اور جو شخص تم میں سے ان کو دوست بنائے گا وہ بھی انہی میں سے ہوگا۔" (سورۃ المائدہ آیت ۵۱)

اسلام اور یہودیت میں جوڑنا ممکن ہے:

اسلام اور یہودیت میں وحدت اور جوڑ کس طرح ممکن ہے؟ اسلام انس و جن کے لئے اپنے صدق و صفا، مینارہ نور، انصاف و رواداری اور اپنی اخلاقی تعلیمات کی بلندی اور عمومیت میں اعلیٰ نمونہ پر ہے جبکہ یہودیت بنی نوع انسانی کے لئے کینہ پروری، تنگ دلی، اخلاقی گراوٹ، ظلم وزیادتی، لالچ اور طعن و تشنیع کی انتہائی پستی میں ہے۔

ایک مسلمان یہ کیسے برداشت کر سکتا ہے کہ حضرت مریم صدیقہ علیہا السلام جیسی عبادت گزار بندی پر بدکاری کا الزام لگایا جائے جیسے کہ یہود یہ گھناؤنا الزام لگاتے ہیں؟ ایک مسلمان یہ کیسے برداشت کر سکتا ہے کہ یہود حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کو ولد الزنا کہیں؟ قرآن کریم اور یہودیوں کی نام نہاد اور خود ساختہ مذہبی کتاب "تلمود" میں کیسے جوڑ اور اتحاد ممکن ہے؟

اسلام اور عیسائیت میں جوڑنا ممکن ہے:

اسی طرح اسلام اور عیسائیت میں جوڑ اور اتحاد کیسے ممکن ہے؟ اسلام توحید و صفا مکمل شریعت اور رحمت وانصاف کا دین ہے جبکہ گمراہ ترین عیسائیت کا کہنا یہ ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام اللہ کے بیٹے یا اللہ یا تینوں کے تیسرے ہیں، کیا عقل اس بات کو تسلیم کرتی ہے کہ معبود رحم مادر میں پرورش پائے؟ کیا عقل اس بات کو تسلیم کرتی ہے کہ معبود کھانے، پینے، نیند اور سواری اور دیگر انسانی ضروریات کا محتاج ہو۔

جس گمراہ کن عیسائیت کا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں یہ عقیدہ ہو اس میں اور اس اسلام میں کیا جوڑ ہو سکتا ہے؟ جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی اس انداز میں تعظیم بیان کرتا ہو کہ وہ اللہ کے بندے، بنی اسرائیل کے لئے پیغمبر اور افضل ترین پیغمبروں میں سے ایک ہیں۔

اہل سنت اور شیعیت میں جوڑنا ممکن ہے:

اور جس طرح یہودیت اور عیسائیت کا اسلام سے جوڑ اور اتحاد ممکن نہیں اسی طرح سے اہل سنت اور شیعوں کے درمیان بھی اتحاد اور جوڑ کسی طرح ممکن نہیں۔ اہل سنت وہ ہیں کہ جو قرآن کریم اور حدیث رسول اللہ ﷺ کے حامل اور علمبردار ہیں اللہ تعالیٰ نے ان کے ذریعہ سے دین کی حفاظت، اہل سنت نے اسلام کی سربلندی کے لئے جہاد کیا، اور اسلام کی سنہری تاریخ رقم کی، جبکہ روافض (شیعہ) وہ لوگ ہیں کہ جو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو سب و شتم (گالیاں) اور لعن وملامت کرتے ہیں جو اسلام کی بیخ کنی اور منہدم کرنے کے مترادف ہے اس لئے کہ یہ صحابہ کرام ہی تھے، جنہوں نے ہم تک دین منتقل کیا چنانچہ اگر کوئی شخص صحابہ کرام پر طعن و تشنیع کرتا ہے تو گویا وہ دین کو منہدم کر رہا ہے۔

واضح فرق اہل سنت و شیعیت:

ذرا بتلائیے کہ اہل سنت اور شیعوں میں اتحاد اور جوڑ کیسے ممکن ہے، جبکہ شیعہ، حضرات خلفاء ثلاثہ یعنی حضرت ابو بکر، حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم اجمعین کو گالیاں دیتے ہیں، حالانکہ اگر ان کے پاس عقل ہوتی تو وہ یہ سوچتے کہ حضرات خلفاء ثلاثہ کو طعن و تشنیع کرنا آنحضرت

ﷺ پر طعن و تشنیع کرنے کے مترادف ہے۔

گستاخ صحابہ گستاخ رسول:

جو گستاخ صحابہ ہے وہ گستاخ رسول بھی ہے۔ اس لئے کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ آنحضرت ﷺ کے سسر تھے، آپ ﷺ کی حیات طیبہ میں انہوں نے آپ کے وزیر کا کردار ادا کیا اور آپ کے وصال کے بعد آپ کے خلیفہ ہوئے تو کیا جن کو یہ جلیل القدر مرتبہ عطا ہو اس پر طعن و تشنیع روا رکھی جاسکتی ہے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ تو وہ حضرات ہیں کہ جنہوں نے تمام غزوات میں آنحضرت ﷺ کی معیت میں شرکت کی، ایسے جلیل القدر صحابہ کرام پر طعن و تشنیع ہی شیعیت کے گمراہ اور باطل ہونے کی ایک واضح دلیل ہے۔

اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ آنحضرت ﷺ کی دو بیٹیوں کے شوہر تھے اللہ تبارک و تعالیٰ اپنے پیغمبر کے لئے اچھے ساتھی ہی اختیار کرتے ہیں۔

خلفائے ثلاثہ کے بارے میں حضور ﷺ کا اطمینان:

اگر حضرات خلفائے ثلاثہ ایسے ہی تھے جیسے کہ یہ شیعہ کہتے ہیں تو نبی کریم ﷺ نے مسلمانوں کو ان کے شر اور دشمنی سے کیوں آگاہ نہیں کیا۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ حضرت خلفائے ثلاثہ پر طعن و تشنیع خود حضرت علی رضی اللہ عنہ پر طعن و تشنیع کے مترادف ہے، اس لئے کہ حضرت علی نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے مسجد نبوی میں بخوشی بیعت خلافت کی اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی شادی اپنی بیٹی حضرت ام کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کی اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے بھی بیعت کی اور حضرت عثمان رضی

اللہ عنہ سے بھی بیعت کی حضرت علی رضی اللہ عنہ ان تینوں حضرات کے وزیر، ان سے محبت کرنے والے اور ان کے خیر خواہ تھے، کیا حضرت علی رضی اللہ عنہ کسی کافر سے سسرالی رشتہ قائم کرتے؟ کیا حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کسی کافر سے بیعت کرتے؟ یہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر ایک واضح بہتان ہے۔

شیعہ کا حضرت معاویہؓ کو لعن طعن کرنا:

اسی طرح ان شیعوں کا حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو لعن طعن کرنا حضرت حسن رضی اللہ عنہ کو طعن و تشنیع کرنے کے مترادف ہے اس لئے کہ یہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ ہی تھے کہ جو بخوشی حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے لئے خلافت سے دستبردار ہوگئے تھے اور آنحضرت ﷺ نے اپنی حیات طیبہ میں ہی اس کی پیشن گوئی کرتے ہوئے حضرت حسن رضی اللہ عنہ کی تعریف کی تھی، کیا نواسہ رسول کسی ایسے کافر کے لئے جو مسلمانوں پر حکمرانی کرے خلافت سے دستبردار ہوسکتے ہیں؟ اگر شیعہ یہ کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ و حضرت حسن رضی اللہ عنہ ان حضرات سے بیعت خلافت کرنے یا ان کے حق میں دستبردار ہونے پر مجبور تھے تو یہ بھی شیعوں کی بے وقوفی کی دلیل ہے اس لئے کہ یہ بات بھی درحقیقت حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت حسن رضی اللہ عنہ کی شان میں تنقیص اور گستاخی کے مترادف ہے۔

اہل تشیع کا ام المؤمنین حضرت عائشہؓ پر لعن طعن کرنا:

اور پھر یہ شیعہ کس منہ سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر لعن طعن کرتے ہیں جبکہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں واضح طور پر ان کو مؤمنین کی

"ماں" قرار دیا ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے "پیغمبر مؤمنوں پر ان کی جانوں سے زیادہ حق رکھتے ہیں اور پیغمبر کی بیویاں ان کی مائیں ہیں۔" (سورہ احزاب آیت ۶)

حقیقت یہ ہے کہ جو شخص بھی حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو لعن طعن کرتا ہے تو وہ اس شخص کی "ماں" نہیں (اس لئے کہ قرآن کی رو سے وہ مؤمنین کی ماں ہے جبکہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو لعن طعن کرنے والا مؤمن نہیں) اور جس شخص کی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا "ماں" ہیں وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر لعن طعن نہیں کرتا بلکہ ان سے محبت کرتا ہے (اس لئے کہ ان سے محبت کرنے والے مؤمنین ہیں)

خمینی گمراہوں کا امام:

اور پھر اہل سنت اور شیعوں کے درمیان جوڑ اور اتحاد کیسے ہو سکتا ہے جبکہ یہ شیعہ گمراہیت وضلالت کے سردار وامام "خمینی" کو مہدی کا نائب قرار دیتے ہیں، اور نائب کو بھی اسی طرح معصوم ہونا چاہئے جیسے کہ اصل معصوم ہے تو جب امام مہدی معصوم ہیں تو خمینی جیسا گمراہ بھی معصوم ہوا، ذرا بتلائیے یہ کیسا تضاد ہے کہ خمینی جیسا واضح گمراہ امام مہدی جیسی معصوم شخصیت کا نائب ہو؟

شیعہ مذہب کے بے بنیاد ہونے کے بے پناہ دلائل ہیں:

روافض (شیعہ) نے اپنی کتاب "ولایت الفقیہ" میں مذکورہ عقائد کے مطابق اپنے مذہب کو بنیاد ہی سے مسخ کر دیا ہے، حقیقت یہ ہے کہ کسی بھی باطل مذہب کے بعض عقائد اس کے دیگر عقائد کی خود ہی نفی کرتے ہیں اور وہ مذہب مختلف قسم کے تضادات پر مشتمل ہوتا ہے چنانچہ یہی حال

شیعہ مذہب کا ہے، اہل بیت شیعوں کے ان باطل عقائد سے بری الذمہ ہیں، شریعت اور عقل کی رو سے شیعہ مذہب کے باطل اور بے بنیاد ہونے پر اس قدر دلائل ہیں کہ ان کو بڑی مشقت سے ہی شمار کیا جاسکتا ہے، ہم شیعہ مذہب کے پیروکاروں کو دعوت دیتے ہیں کہ وہ اسلام کے دائرے میں داخل ہو جائیں۔

اہل سنت والجماعت کا شیعوں سے ذرہ برابر بھی جوڑ نہیں، شیعہ، اسلام کے لئے یہود و نصاریٰ سے زیادہ ضرر رساں اور شر انگیز ہیں ان پر کبھی بھی اعتماد نہیں کرنا چاہئے مسلمانوں کو چاہئے کہ وہ ان کی تاک میں لگے رہیں اللہ تبارک وتعالیٰ کا ارشاد ہے ''یہ تمہارے دشمن ہیں ان سے بے خوف نہ رہنا خدا ان کو ہلاک کرے یہ کہاں بہکے پھرتے ہیں۔'' (المنافقون آیت ۴)

شیعہ مذہب کا بانی:

شیعہ مذہب کی داغ بیل ایک یہودی ''عبداللہ بن سبا'' اور ایک مجوسی ''ابولوءلوء'' نے ڈالی ہے ان کے مذہب کا نسب نامہ یہودیوں اور مجوسیوں کی طرف لوٹتا ہے۔

لہٰذا مسلمانوں کو چاہئے کہ وہ اپنے عقیدہ کا امتیازی تشخص برقرار رکھیں اور جو اللہ پسند کرتے ہیں اسی کو پسند کریں اور جو چیزیں اللہ کو ناگوار ہیں اس کو ناپسند کریں اور اہل اسلام آپس میں ایک دوسرے کے مددگار اور متحد ہوں۔

کفار کی قدیم تاریخ اور جدید حالات یہی بتاتے ہیں کہ ان کو مسلمانوں کے خلاف دشمنی پر ان کے کافرانہ عقائد نے برانگیختہ کیا ہوا ہے ارشاد باری

تعالیٰ ہے ''اور تم سے نہ تو یہودی کبھی خوش ہوں گے اور نہ عیسائی یہاں تک کہ ان کے مذہب کے پیروی اختیار کرلو۔'' (سورہ بقرہ آیت ۱۲۰)

اسی طرح ارشاد باری تعالیٰ ہے ''اور یہ لوگ ہمیشہ لڑتے رہیں گے، یہاں تک کہ اگر قدرت رکھیں تو تم کو تمہارے دین سے پھیر دیں۔'' (سورہ بقرہ آیت ۲۱۷)

فلسطین میں یہودی حکومت:

ان کافرانہ طاقتوں نے فلسطین میں یہودی حکومت کی بنیاد محض اسلام سے نبرد آزما ہونے اور علاقہ میں کشیدگی بر قرار رکھنے کے لئے ڈالی ہے اور یہی وجہ ہے کہ عالم اسلام ان استعماری قوتوں کے زیر اثر بہت سے دینی اور معاشرتی مشکلات اور بیماریوں میں مبتلا ہے۔

سعودی عرب میں مکمل شرعی عدالتیں:

ان بڑے مسائل میں سے ایک مسئلہ اسلامی ممالک میں شرعی عدالتوں کا خاتمہ اور ان کی جگہ انسانوں کے بنائے ہوئے قوانین اور عدالتوں کا قیام ہے لیکن اللہ کے فضل وکرم سے سعودی عرب نے اب تک شرعی عدالتوں کو جو کہ اسلامی قانون کے مطابق فیصلہ کرتی ہیں باقی رکھا ہوا ہے اور توحید کا پرچم اسلامی ممالک میں بلند رکھا ہوا ہے۔

یہود و نصاریٰ کے مسلمانوں پر خود ساختہ حربے:

اور اب آخری چند سالوں میں یہود و نصاریٰ نے اسلامی ممالک میں عسکری طاقت کے ذریعہ قبضہ جمانے کے لئے ایک طریقہ یہ اختیار کیا ہے کہ وہ ان ممالک میں ظاہری اعتبار سے خود مشکلات پیدا کرتے ہیں اور پھر مسلمانوں کے ظاہری ہمدرد بن کر ان خود ساختہ مشکلات کے حل کے لئے

ان ممالک میں اپنے فوجی لشکر بھیجتے ہیں اور یہی وجہ ہے کہ عالم اسلام اور خصوصاً خلیج کے ممالک میں مختلف جماعتوں اور مذاہب کے عنوان سے فوجی انقلاب کا ایک سلسلہ شروع ہوگیا ہے یہ انقلابات کبھی بعث پارٹی کے نام سے، کبھی عرب قومیت کے نام سے اور کبھی اشتراکیت اور کمیونزم کے نام سے رواج پاگئے ہیں، ان جماعتوں کا اسلام سے ذرہ برابر بھی واسطہ اور تعلق نہیں۔ اس قسم کے نعروں اور جماعتوں نے صدام حسین جیسے فتنے عالم اسلام پر مسلط کردیئے ہیں جس کی وجہ سے دین، علم اور ترقی بے حد متاثر ہورہی ہے۔ ان طاقتوں نے اپنے مشن کی تکمیل کے لئے اور صدائے حق کو دبانے کیلئے جسمانی اور ذہنی ٹارچر کے تمام حربے استعمال کئے اور عالم اسلام کی صلاحیتیں یورپ کی طرف سے منتقل کروادیں چنانچہ جو ممالک ان فوجی انقلابات سے متاثر ہوئے وہ ہر اعتبار سے (دینی و اقتصادی) کمزور ہوتے چلے گئے یہاں تک کہ بعض عرب ممالک میں باجماعت نماز ادا کرنا قابل سزا جرم ہے (لاحول ولا قوۃ الا باللہ) اسلامی عزت اور کرامت اور غیرت ایمان کہاں ہے؟

اتحادی ممالک کے دخل اندازی کیلئے خود ساختہ مسائل:

الغرض جب ان بڑی طاقتوں اور ان بڑے ممالک کے لئے وسائل مہیا ہوگئے اور راہیں ہموار ہوگئیں تو انہوں نے خود ساختہ مسائل پیدا کرکے ان مسائل کے حل کو فوجی مداخلت کا ذریعہ بنایا جبکہ اس سے قبل یہ طاقتیں اقتصادی اور معاشی طور پر علاقہ کے اسلامی ممالک میں اثر و رسوخ حاصل کرچکی تھیں۔ اس فوجی مداخلت کے بعد ان بڑی طاقتوں کے چھپے ہوئے عزائم آشکار ہوگئے ہیں اور وہ یہ کہ محض دینی عداوت کے پیش نظر

اس علاقہ کو آپس میں نبرد آزما چھوٹی چھوٹی سلطنتوں میں تقسیم کر کے اس کے امن وامان کو متاثر کرنا اور اس میں مستقل کشیدگی برقرار رکھنا ہیں۔

بڑی طاقتوں کی حرمین شریفین پر نظر:

اور خصوصیت کے ساتھ ان بڑی طاقتوں کی نظریں حرمین شریفین پر ہیں اور مملکت سعودی عرب سے ان کو زبردست عداوت ہے اس لئے کہ وہ سمجھتے ہیں کہ حرمین شریفین بہرحال عالم اسلام کے مراکز اور قلعے ہیں اور اب تو اسلام اور مسلمانوں کو نقصان پہنچانے کے لئے امریکہ، برطانیہ اور ان کے حواریوں اور تمام کافرانہ طاقتوں کے شرپسند عزائم کھل کر سامنے آگئے ہیں ان میں سے کسی پر اعتماد نہیں کرنا چاہئے اور مملکت سعودی عرب کے ساتھ ان طاقتوں کا عناد اور ضداب اس طور پر سامنے آیا ہے کہ وہ اس سرزمین کی سلامتی اور اس کے وسائل ترقی وضروریات زندگی پر قبضہ کرنا چاہتے ہیں۔ امریکہ کو یہ بات معلوم ہونی چاہئے کہ مشرق ومغرب کے تمام مسلمان حرمین شریفین کے ساتھ انتہائی مضبوط رشتہ قائم کئے ہوئے ہیں اللہ تعالیٰ حرمین شریفین کی حفاظت کرے، یہ بلاد حرمین شریفین، مسلمانوں کے لئے آخری جائے پناہ ہیں۔

چھ اہم شرپسند عزائم:

ان بڑی طاقتوں کے یہ شرپسند عزائم درج ذیل چھ امور انجام دینے کے لئے ہیں۔

(۱) اس علاقہ میں یہودی حکومت کو برقرار رکھنے کا مستقل انتظام کرنا۔
(۲) ہیکل سلیمانی کی تعمیر کرنا۔

(۳) اس علاقہ کے ممالک پر یہودیوں کی فوجی برتری کو تحفظ فراہم کرنا۔
(۴) اس علاقہ کے قدرتی وسائل اور دولت پر قبضہ کرنا تاکہ یہاں کے رہنے والوں کے حصہ میں سوائے بچے کھچے ٹکڑوں کے کچھ نہ آئے۔
(۵) اسلامی دعوت و تبلیغ کے کام میں رکاوٹ ڈالنا۔
(۶) اس علاقہ میں بداخلاقی اور ہر اس چیز کو فروغ دینا جو اسلام کے منافی ہو اور علاقہ کے امن کو مستقل کشیدہ رکھنا۔

ترکی میں مسلمانوں کا حال:

اے مسلمانو! تمہیں "ترکی" کے حالات سے عبرت حاصل کرنی چاہئے کہ جہاں ملعون کمال اتاترک کے زمانہ سے سیکولر حکومت کی داغ بیل ڈالی گئی اور وہاں کفر کو بزور اور قہراً نافذ کیا گیا ترکیا کے حکمرانوں نے اسلام کو پس پشت ڈال دیا اور اسلام کے خلاف ہر مرحلہ پر محاذ آرائی کی شکل اختیار کی اور اب تک یہ سلسلہ جاری ہے وہاں کے حکمرانوں نے یہودیوں سے فوجی معاہدہ کیا اور انہوں نے ترکیا کو یہودیوں کی غلام اور فرمانبردار حکومت بنا کر رکھ دیا ہے، ترکیا کا کوئی جرم نہیں سوائے اس کے کہ وہ ایک زمانہ میں علم اسلام سربلند کئے ہوئے تھا۔

اے مسلمانو! تم جتنا اپنے اپنے حق سے دستبردار ہوتے جاؤ گے یہ تمہیں اسی قدر دباتے چلے جائیں گے اور پھر بھی تم سے کبھی خوش نہیں ہوں گے تمہیں چاہئے کہ اپنے حق کا دفاع کرو اور اپنے دین کا دفاع کرو۔

عراق کے بائیکاٹ کا نقصان:

عراقی عوام کا چھ سال سے کس لئے بائیکاٹ کیا جارہا ہے ان بے بس

لوگوں کا کیا قصور ہے سوائے اس کے کہ وہ مسلمان ہیں، صدام حسین اور اس کی جماعت کو تو اس بائیکاٹ سے کوئی نقصان نہیں ہوا بلکہ سراسر نقصان عراقی عوام کا ہوا ہے۔

اسرائیل کا اقوام متحدہ کی ساٹھ قراردادوں پر عمل نہ کرنا:

عراق نے تو اقوام متحدہ کی صرف ایک قرارداد پر عمل نہیں کیا جبکہ اسرائیل نے اقوام متحدہ کی ساٹھ قراردادوں پر عمل نہیں کیا بلکہ اسرائیل نے تو کیمیائی اسلحہ کو ضائع کرنے کے معاہدہ پر بھی دستخط نہیں کیے حالانکہ اسرائیل ایسے علاقہ میں ہے جو جنگ کے شعلوں کی لپیٹ میں ہے اور وہاں کیمیائی اسلحہ کا وجود کسی صورت میں برداشت نہیں کیا جانا چاہئے حقیقت یہ ہے کہ صدام حسین اور اس کی جماعت دشمنان اسلام کے مقاصد پورے کر رہی ہیں۔

امریکہ کو نصیحت:

امریکہ کو میری خیر خواہانہ نصیحت ہے کہ وہ اس علاقہ کے معاملات میں دخل اندازی نہ کرے اس لئے کہ اس علاقہ کے تمام ممالک اور ان کا سرپرست سعودی عرب اس علاقہ کے امن کے ذمہ دار ہیں، امریکہ اپنی طاقت سے دھوکہ نہ کھائے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کی طاقت و قوت امریکہ سے بہت زیادہ ہے اور جب اللہ تعالیٰ کی جانب سے امریکہ کی بربادی کا فیصلہ ہوگا تو اس کی ساری قوت پگھل کر رہ جائے گی۔

جہاد افغانستان سے سبق:

امریکہ کو افغانستان میں روس کے انجام سے عبرت حاصل کرنی چاہئے، افغانیوں نے ایک چھوٹی سی لکڑی سے جہاد کیا تھا اور اللہ تعالیٰ کی

نصرت سے ان کا جہاد اس ظالمانہ کافرانہ حکومت کے زوال کا سبب بن گیا، ٹیکنالوجی ہر چیز نہیں ہوتی اصل معاملہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے نصرت ہے۔

بھیڑیا بکریوں کا نگہبان:

اس علاقہ کا امن وامان اس علاقہ کے ممالک کا حق ہے اس علاقہ کی مشکلات اور مسائل اور کشیدگی کا اصل سبب یہی بڑے ممالک ہیں یہ اس علاقہ میں خود ہی واقعات رونما کراتے ہیں اور پھر ان واقعات اور اصلاح حال اور خطرات کو ٹالنے کا بہانہ بناکر علاقہ میں اپنا تسلط قائم کرتے ہیں یہ جو خود علاقے کے امن کے لئے خطرہ ہوں وہ کیسے خطرات ٹال سکتے ہیں، بھیڑیا بکریوں کا نگہبان کیسے بن سکتا ہے؟ امریکہ حقیقت میں کچھ بھی نہیں بلکہ یہودی لابی نے اپنی منشا کے مطابق اس کو آلہ کار بنایا ہوا ہے۔

حضور ﷺ کی آخری وصیت:

مسلمان، امریکہ یا کسی بھی ملک کی فوجوں کا اجتماع یہاں پر کسی بھی صورت میں برداشت نہیں کرسکتے کہ آنحضرت ﷺ کا ارشاد ہے ''جزیرہ عرب میں دو دین باقی نہیں رہنے چاہئیں، آنحضرت ﷺ کی آخری وصیت یہی تھی کہ یہود و نصاریٰ کو جزیرہ عرب سے نکال دو۔'' چنانچہ اس پر عمل کرنا ضروری ہے۔

مسلمانوں کو توبہ اور رجوع الی اللہ کی ضرورت:

مسلمانو! تم پر خوف کے بادل چھائے ہوئے ہیں تم پر جو مصیبت آئی ہوئی ہے اس سے بچاؤ کے لئے تم پر توبہ فرض ہے اس لئے کہ مصیبت گناہوں کی وجہ سے آتی ہے اور توبہ سے ٹل جاتی ہے، اس لئے اگر کسی نے

شراب نوشی کا جرم کیا ہے تو اسے چاہئے کہ وہ توبہ کرے کیونکہ اس طرح سے وہ اپنے معاشرے کے لئے کار آمد فرد بن جائے گا، جس کسی نے بدکاری کے ذریعہ اللہ کی نافرمانی کی ہے اسے چاہئے کہ وہ اس سے توبہ کرے، جس کسی نے نشہ آور چیزوں کے استعمال کے ذریعہ نافرمانی کی ہے وہ اس سے توبہ کرے اور اگر کسی نے نماز کو ترک کر کے معصیت کا ارتکاب کیا ہے تو وہ اس سے توبہ کرے، کسی نے اگر کسی مسلمان کے مال یا آبرو پر زیادتی کے ذریعہ معصیت کا ارتکاب کیا ہے تو وہ اپنے رب کی طرف رجوع کرے۔ اپنے معاملات کو سود سے پاک کرو، اس لئے کہ سود جنگوں اور ہلاکتوں کا سبب بنتا ہے اور اپنے تمام معاملات اور کاروبار کو ان چیزوں سے پاک وصاف کرو جو اسلام اور قرآن وحدیث کے واضح احکامات کے خلاف ہوں تاکہ بینکوں کا سارا نظام شریعت کے احکام کے مطابق ہو۔

دین کی دعوت وتبلیغ:

اللہ کی طرف دعوت دو، دین کی دعوت وتبلیغ کی نصرت وتائید کرو اور مسلمانوں کو دین کی تعلیم دو، عالم اسلام میں اسلامی نصاب تعلیم کا اہتمام کرو، اللہ کی جانب دعوت دینا ہر مسلمان پر واجب ہے، اور اس سلسلہ میں ان علماء کی جانب رجوع کرو جن کے عقیدے علم، استقامت پر اعتماد ہو، اور جن کی طرف مسلمان اپنے درپیش مسائل میں قرآن وسنت کے مطابق فتویٰ حاصل کرنے کے لئے رجوع کرتے ہیں۔

تفرقہ پیدا کرنے والی جماعتوں سے کنارہ کشی:

اے مسلمانو! مسلمانوں میں تفریق اور گروہ پیدا کرنے والی جماعتوں

اور منتشر وپراگندہ خواہشات اور آراء کی اتباع کرنے سے بچو، اللہ تعالیٰ کے عذاب اور اس کی پکڑ سے بھی بچو۔

قرآن کریم میں ارشاد باری تعالیٰ:

ارشاد باری تعالیٰ ہے "مؤمنو! کسی غیر مذہب کے آدمی کو اپنا رازداں نہ بنانا یہ لوگ تمہاری خرابی اور فتنہ انگیزی کرنے میں کسی طرح کی کوتاہی نہیں کرتے اور چاہتے ہیں کہ جس طرح ہو تمہیں تکلیف پہنچے ان کی زبانوں سے تو دشمنی ظاہر ہو ہی چکی ہے اور جو کینے ان کے سینوں میں مخفی ہیں وہ کہیں زیادہ ہیں اگر تم عقل رکھتے ہو تو ہم نے تم کو اپنی آیتیں کھول کھول کر سنا دی ہیں، دیکھو! تم ایسے صاف دل لوگ ہو کر ان لوگوں سے دوستی رکھتے ہو حالانکہ وہ تم سے دوستی نہیں رکھتے، اور تم سب کتابوں پر ایمان رکھتے ہو اور وہ تمہاری کتاب کو نہیں مانتے، اور جب تم سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم ایمان لے آئے اور جب الگ ہوتے ہیں تو تم پر غصے کے سبب انگلیاں کاٹ کاٹ کھاتے ہیں، ان سے کہہ دو کہ بدبختوں غصے میں مرجاؤ، خدا تمہارے دلوں کی باتوں سے خوب واقف ہے، اگر تمہیں آسودگی حاصل ہو تو ان کو بری لگتی ہے اور اگر رنج پہنچے تو خوش ہوتے ہیں، اور اگر تم تکلیفوں کو برداشت اور ان سے کنارہ کشی کرتے ہو گے تو ان کا فریب تمہیں کچھ بھی نقصان نہ پہنچا سکے گا، یہ جو کچھ کرتے ہیں خدا اس پر احاطہ کئے ہوئے ہے۔" (سورہ آل عمران ۱۱۸ تا ۱۲۰)

اللہ تعالیٰ میرے اور آپ کے لئے قرآن کریم میں برکت عطا فرمائے، مجھے اور آپ کو قرآن کریم کی آیات اور احادیث رسول اللہ ﷺ

سے نفع حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے، میں اللہ تعالیٰ سے اپنے لئے، آپ کے لئے اور تمام مسلمانوں کے لئے ہر قسم کے گناہ سے مغفرت کا طلب گار ہوں، تم بھی اس سے مغفرت طلب کرو، بے شک وہ بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔

دوسرا خطبہ:

تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے جو نیک لوگوں کا ساتھی اور مددگار ہے، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں اس کا کوئی شریک نہیں، اس نے مؤمنین کو عزت بخشی اور کافروں کو ذلیل ورسوا کیا اور میں گواہی دیتا ہوں ہمارے نبی اور ہمارے سردار حضرت محمد ﷺ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں جو وعدے کے سچے اور امانتدار ہیں۔ اے اللہ اپنے بندے اور رسول محمد ﷺ پر درود وسلام اور برکتیں بھیجئے اور ان کے تمام آل اور اصحاب پر!

اللہ کے بندو! اللہ سے ڈرو، اللہ تبارک وتعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں "مؤمنو! خدا اور اس کے رسول ﷺ کا حکم قبول کرو جبکہ رسول اللہ ﷺ تمہیں ایسے کام کے لئے بلاتے ہیں جو تم کو زندگی بخشتا ہے اور جان رکھو کہ خدا آدمی اور اس کے دل کے درمیان حائل ہو جاتا ہے اور یہ بھی کہ تم سب اس کے روبرو جمع کئے جاؤ گے، اور اس فتنہ سے ڈرو جو خصوصیت کے ساتھ صرف انہی لوگوں پر واقع نہ ہوگا کہ جو تم میں گناہ گار ہیں اور یاد رکھو کہ اللہ سخت عذاب دینے والا ہے۔" (سورہ انفال ۲۴،۲۵)

مسلمانوں میں باہمی تعاون:

اے مسلمانو! اللہ کی کتاب اور رسول اللہ ﷺ کی سنت پر جمع ہو جاؤ اور ان پر عمل پیرا رہو اور ہر مسلمان کو چاہئے کہ وہ توبہ کرے، اور تمام اسلامی ممالک کو چاہئے کہ وہ کسی بھی ایسے درپیش خطرے کا مقابلہ کرنے کے لئے جو محض ان کے انتشار اور افتراق کی بنا پر ان کے معاملات میں مداخلت کر رہا ہو اس کا مقابلہ کرنے کے لئے باہم مضبوط اور ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کرنے والے ہو جائیں۔

سعودی عرب پر مسلمان باہمی اعتماد کریں:

خلیج کے تمام ممالک کو چاہئے کہ وہ آپس میں مضبوط رشتہ میں منسلک ہو جائیں اور باہم ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کریں اور اپنی کوئی انفرادی راہ تلاش نہ کریں اور سعودی عرب سے مشورہ کے بغیر کوئی قرارداد پاس نہ کریں، اس لئے کہ اس وقت سعودی عرب خلیج کے تمام ممالک کا مرجع ہے یہ تمام ممالک اللہ کی مدد کے بعد سعودی عرب سے اپنی قوت اور طاقت حاصل کرتے ہیں۔

مسلم فضائی اڈوں کی حفاظت:

سعودی عرب ان ممالک کے لئے ستون کی حیثیت رکھتا ہے، یہ تمام ممالک اس بات کا خیال رکھیں کہ وہ عراق پر لشکر کشی کے لئے اللہ کے دشمنوں میں سے کسی کو بھی اپنی زمین پر موجود فضائی اڈوں میں سے کسی بھی اڈے پر تسلط اور غلبہ حاصل کرنے نہ دیں، اس لئے کہ تمام مسلمان ایک جسم کی مانند ہیں، ان فضائی اڈوں کے استعمال کی اجازت دینے سے صرف

عراقی عوام کا ہی نقصان ہوگا۔ انشاء اللہ عنقریب مصیبت ٹلنے والی ہے، لیکن اس کے باوجود اس بات کا بھی خطرہ ہے کہ بڑے ممالک اپنی ناجائز خواہشات اور اپنے شر پسندانہ عزائم کی تنفیذ کے لئے کوئی مشکل کھڑی نہ کردیں اس لئے اس بات پر خاص نظر رکھی جائے کہ کہیں وہ پھر اپنے تسلط کے لئے راہ ہموار نہ کرلیں، لہذا یہ بات ذہین نشین کرلیں کہ کسی بھی ملک کو چاہے وہ امریکہ ہو یا کوئی اور ان کو کسی بھی اسلامی ملک پر لشکر کشی کے لئے اپنی کسی فضائی اڈے کے استعمال کی اجازت ہرگز ہرگز نہ دیں۔ اے مسلمانو! اللہ سے ڈرو، اسی طرح تمام اسلامی ممالک اور بلاد عربیہ کے لئے ضروری ہے کہ وہ مملکت سعودی عرب کے ساتھ تعاون کرتے ہوئے اس بات کی کوشش کریں کہ غیر مسلم حکومتوں کے تمام فضائی اڈے اور ان کی تمام فوجیں یہاں سے جلد از جلد اپنا بوریا بستر سمیٹ لیں اس لئے کہ آنحضرت ﷺ کا ارشاد ہے "جزیرہ عرب میں دو دین (یہودیت اور عیسائیت) باقی نہیں رہنے چاہئیں۔" اس علاقہ کے ممالک اس علاقہ میں امن کے ذمہ دار ہیں اور اس علاقہ میں بدامنی سے وہ براہ راست متاثر ہوتے ہیں اگر یہ علاقہ بڑے ممالک کی دخل اندازی سے محفوظ ہو جائے تو پھر اس کو کوئی خطرہ درپیش نہیں۔

مسلمان آپس میں متحد ہو جائیں:

اے مسلمانو! اللہ سے ڈرو، آپس میں متحد اور مضبوط ہو جاؤ اور یاد رکھو کہ تم سے یہ لوگ حسد کرتے ہیں یہاں تک کہ اب تو وہ فضا جو کفر کے اثرات سے آلودہ ہو چکی ہے وہ بھی تم سے حسد کرنے لگی ہے اور فضا کی اس آلودگی کا سبب بھی انسان کی بداعمالیاں ہیں، یہ دشمنان اسلام تم سے صرف اور

صرف اسلام اور اخلاق جیسی نعمتوں کی وجہ سے حسد کرتے ہیں۔

دنیا کی محبت اور موت سے نفرت:

اللہ کے بندو! اللہ سے ڈرو اور آنحضرت ﷺ کا یہ ارشاد سنو! "مجھے ڈر ہے کہ تم پر قومیں اسی طرح سے جھپٹیں جیسے کہ کھانے والے اپنی پلیٹ پر جمع ہوتے ہیں، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین نے سوال کیا یارسول اللہ (ﷺ)! کیا یہ معاملہ ہماری تعداد میں کمی کی وجہ سے ہوگا؟ تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ نہیں تم اس وقت بہت کثیر تعداد میں ہوگے لیکن تمہارا حال سیلاب کے خس وخاشاک کی مانند ہوگا، اللہ تعالیٰ تمہارے دشمنوں کے دل سے تمہاری ہیبت نکال دے گا اور تمہارے دلوں میں "وہن" ڈال دے گا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین نے سوال کیا کہ یہ "وہن" کیا ہوتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا "دنیا کی محبت اور موت سے نفرت۔"

اے اللہ کے بندو! "اللہ اور اس کے فرشتے نبی کریم ﷺ رحمتیں اور درود بھیجتے ہیں، لہذا اے ایمان والو! تم بھی آنحضرت ﷺ پر درود وسلام بھیجو۔" اسی طرح نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے "جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس مرتبہ رحمتیں بھیجتے ہیں۔"

اے اللہ! درود اور برکتیں بھیجئے حضرت محمد ﷺ اور ان کے آل پر جیسے کہ آپ نے درود وسلام اور برکتیں بھیجیں حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کے آل پر، بے شک آپ ستائش شدہ اور بزرگ وبرتر ہیں۔

اے اللہ! چاروں خلفاء حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ، حضرت علی رضی اللہ عنہ اور تمام صحابہ

کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین اور تمام تابعین رضی اللہ عنہم سے راضی رہے۔
اے اللہ! اپنی رحمت سے ہم سے بھی راضی ہو جائیے۔ اے اللہ! اسلام اور مسلمانوں کو عزت عطا فرما۔ اے اللہ! اسلام اور مسلمانوں کو عزت عطا فرما۔ اے اللہ! اسلام اور مسلمانوں کو عزت عطا فرما۔ اے اللہ! کفر اور کفار کو ذلیل ورسوا فرمائیے۔ اے اللہ! کفر کے سرداروں کی پکڑ فرمائیے۔ اے اللہ! ان میں آپس میں پھوٹ ڈال دے۔ اے اللہ! جو اسلام اور مسلمانوں سے عداوت رکھے اسے برباد کر دیجئے۔ اے اللہ! کفر کی حکومتوں کو آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ برسرپیکار کر کے مسلمانوں سے ان کی توجہ ہٹادے۔
اے اللہ! دشمنان اسلام کے مکر و فریب کو ناکام بنادے۔ اے اللہ! جو کوئی بھی ہمارے یا ہماری حکومتوں کے خلاف برائی اور شر انگیزی کا ارادہ کرے اس کی شر انگیزی اسی کی طرف لوٹادے اور ان کے شر اور فریب کے درمیان آپ رکاوٹ بن جائیے۔

اے اللہ! یہود و نصاریٰ، ہندوؤں اور مشرکین کی پکڑ فرما۔ اے اللہ! ان پر وہ عذاب نازل فرما جس کے جرم کرنے والے مستحق ہیں۔ اے اللہ! انہوں نے زمین پر ظلم و زیادتی اور شر و فساد پھیلایا ہوا ہے، اے اللہ! ہم ان کے شر سے آپ کی پناہ مانگتے ہیں۔ اے اللہ! ہم روافض (شیعوں) کے شر سے آپ کی پناہ مانگتے ہیں، بے شک آپ ہر چیز پر قادر ہیں۔ اے اللہ! مسلمانوں میں باہم الفت و محبت اور اتفاق نصیب فرما، اور ان کو سلامتی کے راستے پر چلا، اور انہیں اندھیروں سے روشنی کی طرف نکال لائیے، اور مسلمانوں کی اپنے ان کے دشمنوں کے خلاف مدد فرما۔ اے ہمارے رب!

ہمیں دنیا اور آخرت دونوں میں بہتری عطا فرمائے اور ہمیں آگ کے عذاب سے محفوظ رکھیے۔ یا اللہ! ہمارے سربراہ کی حفاظت فرما اور اسے ان کاموں کی توفیق عطا فرما جو تیری مرضی اور منشا کے مطابق ہوں۔ اے اللہ! دین اور دنیا کے کاموں میں اس کا معین اور مددگار بن جا، اور اس کے معاملات جب الجھ جائیں تو اسے حق کی راہ بجھادے۔ یا اللہ! اس کے مشیروں کی اصلاح فرما اور مسلمانوں کو ان کاموں کی توفیق عطا فرما جو تیری مرضی و منشا کے مطابق ہوں۔

اے اللہ کے بندو! اللہ تبارک وتعالیٰ کا ارشاد ہے "اللہ تم کو انصاف اور احسان کرنے اور رشتہ داروں کو خرچ میں مدد دینے کا حکم دیتا ہے، اور بے حیائی اور نامعقول کاموں اور سرکشی سے منع کرتا ہے اور تمہیں نصیحت کرتا ہے کہ تم یاد رکھو، اور جب خدا سے عہد واثق کرو تو اس کو پورا کرو، اور جب پکی قسمیں کھاؤ تو ان کو مت توڑو کہ تم خدا کو اپنا ضامن مقرر کر چکے ہیں، اور جو کچھ تم کرتے ہو خدا اس کو جانتا ہے۔" اللہ کا ذکر کرو، وہ بھی تمہارا ذکر خیر کرے گا، اور اس کی نعمتوں پر اس کا شکر بجالاؤ، وہ ان نعمتوں میں مزید اضافہ کرے گا۔ بے شک! اللہ کا ذکر بہت عظیم ہے اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اس کو جانتا ہے۔

